بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۷ اخاء ۱۳۴۵ش ۔ ۱۱ رجب ۱۳۸۶ھ ۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۵۰

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۶ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حرارت تو نہیں ہے لیکن ضعف ابھی چل رہا ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

○ ربوہ ۲۶ اکتوبر۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مد ظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ ربوہ ۲۶ اکتوبر۔ محترمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کا پچھلے دنوں لاہور میں پتہ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے دستِ قدرت سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

چونکہ اس سال رمضان المبارک وسط دسمبر سے شروع ہو رہا ہے اس لئے مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جلسہ سالانہ وسط جنوری کے بعد ہو۔ اب حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال کا جلسہ سالانہ دسمبر کی بجائے انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ منعقد ہوگا۔ عہدیداران جماعت احباب کو تاریخوں کی اس تبدیلی سے مطلع فرمادیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ بار بار یہاں آکر رہیں

وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہیں کی

"دین تو چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو۔ پھر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے۔ ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں اور فائدہ اٹھائیں مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دیکر دین کو دنیا پر مقدم کرلیتے ہیں مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے۔ یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے جاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آگیا پھر ایک ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی۔ وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس کی معلوم ہی نہیں ان کو جانے دو مگر ان سب سے بدقسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے جس نے اس سلسلہ کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی لیکن اس نے کچھ قدر نہ کی۔ وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور ان باتوں سے جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سنتے اور دیکھتے وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی نیک اور متقی اور پرہیزگار ہوں مگر میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہیں کی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے۔ پس تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے اور جب تک یہاں آکر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے ...

پس اگر تم واقعی اس سلسلہ کو شناخت کرتے ہو اور خدا پر ایمان لاتے ہو اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سچا وعدہ کرتے ہو تو میں پوچھتا ہوں کہ اس پر عمل کیا ہوتا ہے۔ کیا کونوا مع الصادقین کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ اگر تم واقعی ایمان لاتے ہو اور سچی خوش قسمتی یہی ہے تو اللہ تعالیٰ کو مقدم کرلو۔ اگر ان باتوں کو ردّی اور فضول سمجھو گے تو یاد رکھو خدا تعالیٰ سے ہنسی کرنے والے ٹھہرو گے۔" (الحکم ۷ ستمبر ۱۹۰۱ء)

مرکزی اجتماع انصار اللہ (۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر) میں احباب بکثرت شرکت فرماویں

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا

ایک عظیم کارنامہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منجملہ دیگر کارناموں کے ایک عظیم کارنامہ جو سرانجام دیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے اسلام کی اس تعلیم کو کہ دین میں کسی قسم کا جبر روا نہیں ہے اور مذہبی تعصب انسانیت کی جھلک بیماری ہے۔ نہایت وضاحت سے اجاگر کیا ہے۔ اور آپ نے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی منشا اور فرمان کے مطابق کیا۔ چنانچہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے ملک میں مبعوث فرمایا۔ جس میں دنیا کے مختلف مذاہب کے لوگ ایک ہی حکومت کے تحت بودوباش رکھتے تھے اور وہ حکومت ایسی تھی جو اگرچہ ان لوگوں کے ہاتھ میں تھی جو خود عیسائی تھے۔ مگر جنہوں نے اسلام سے مذہب میں رواداری کا اصول لے کر اپنا لیا تھا چنانچہ ۱۸۵۷ء کے بعد جب ملکہ برطانیہ نے ہندوستان کی حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی تھی تو ملکہ مذکورہ نے اعلان کر دیا تھا کہ ہندوستان کے تمام باشندوں کے مذاہب میں کوئی دخل اندازی نہیں کی جائے گی۔ اور کوئی امتیاز مذہب کی بناء پر روا نہیں رکھا جائے گا۔ اسی طرح ہندوستان کی تمام مذہبی اقوام مل جل کر رہ رہی تھیں۔ اور ہر مذہب کے پیرو کو آزادی تھی کہ وہ نہ صرف اپنے مذہب پر قائم رہے بلکہ دوسروں کو بھی اپنے مذہب میں داخل کرنے کا حق رکھتا ہے۔

یہ اصول اسلام ہی نے سب سے پہلے دنیا کے سامنے متعین صورت میں پیش کیا تھا اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ شروع ہی سے اسلام کے پیرؤوں نے اس پر عمل کر کے دنیا کے سامنے رواداری کی ایک مثال قائم کر دی تھی۔ چنانچہ ایک اسلامی حکومت میں ہر شخص اپنے مذہب پر قائم رہنے کا حق رکھتا تھا اور اپنا مذہب بدلنے میں آزاد ہوتا تھا۔ اگرچہ بعض اہل علم حضرات نے اپنے مفاد کی خاطر اس اصول رواداری پر غبار اڑانے کی کوشش کی ہے۔ اور بعض مسلمانوں نے اس اصول کی خلاف ورزی بھی کی ہے جس سے غیر قوموں نے اسلام کا غلط تصور لیا ہے۔ اور انہیں موقعہ ہاتھ آیا ہے۔ کہ وہ اسلام کو ایک جبری مذہب کے طور پر پیش کر کے اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کریں۔

اسلام کے خلاف ایسی غلط فہمی پھیلانے کی بہت سی وجوہات ہیں جن کا حصر اس مختصر مقالہ کا مقصود نہیں ہے۔ تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارے بعض اہل علم حضرات نے بھی خود اس غلط فہمی کو تقویت پہنچائی ہے اور جہاد بالسیف اور قتل مرتد ایسے مسائل کی غلط توجیہات کر کے عوام کی ذہنیتوں کو مسموم کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ یہ ایک بہت بڑی رکاوٹ اشاعت اسلام کے راستہ میں کھڑی ہو گئی تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے کئی ایک مضامین لکھے جن میں رسالہ جہاد خاص طور پر اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے تحریر کیا گیا۔

آپ کا یہ کام صرف منفی حیثیت نہیں رکھتا۔ یعنی آپ نے نہ صرف جہاد کے مسئلہ کی منفی وضاحت کی اور بتایا کہ اصل جہاد کیا ہے اور جہاد بالسیف کن حالتوں میں جائز ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر آپ نے یہ کام کیا کہ آپ نے دنیا کے سامنے اسلام کی وہ تعلیم رکھی جس کو تمام دنیا کے لئے اسلام ایک الٰہی مذہب کی مختلف صورتیں ثابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے موقعہ بہ موقعہ اس کی وضاحت کی ہے۔ اور اپنی مقدس زندگی کے آخری ایام میں ایک مستقل رسالہ "پیغام صلح" کے نام پر تصنیف فرمایا۔ آپ نے یہ رسالہ وفات سے پہلے دو تین یوم میں تحریر کیا تھا۔ اور آپ کے وصال کے بعد ۲۱ جون ۱۹۰۸ء کو ہندو مسلمانوں کے ایک عظیم الشان جلسہ میں بمقام پنجاب یونیورسٹی ہال لاہور میں پڑھا گیا۔

جو عظیم الشان اسلامی اصول آپ نے اس رسالہ میں پیش کیا ہے۔ اگرچہ وہ اصل آپ نے جیسا کہ ہم نے کہا ہے پہلے بھی جابجا پیش کیا ہے۔ لیکن اس رسالہ میں آپ نے اس اصول کے ہر پہلو کی وضاحت کی ہے۔ اور اس کی غرض ہندوستان کے رہنے والے لوگوں کے دو بڑے مذاہب کے پیرؤوں میں باہم اتحاد و اتفاق سے رہنے کے لئے ایک محکم بنیاد مہیا کرنا تھی۔ اگرچہ یہ غرض ایک مختص بمقام غرض تھی۔ تاہم آپ کا خطاب عمومی حیثیت رکھتا ہے۔ اور آپ نے اسلامی اصول رواداری کے لئے نہ صرف قرآن کریم کی تعلیمات کو پیش کیا ہے بلکہ اس کے لئے عقلی دلائل بھی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پیش کئے ہیں چنانچہ آپ نے رسالہ کے شروع ہی میں فرمایا ہے کہ

"خدا نے قرآن شریف کو پہلے اسی آیت سے شروع کیا ہے جو سورۂ فاتحہ میں ہے کہ الحمد للہ رب العالمین۔ یعنی تمام کامل اور پاک صفات خدا سے خاص ہیں جو تمام عالموں کا رب ہے۔ عالم کے لفظ میں تمام مختلف قومیں اور مختلف زمانے اور مختلف ملک داخل ہیں اور اس آیت سے جو قرآن شریف شروع کیا گیا۔ یہ درحقیقت ان قوموں کا رد ہے جو خدا تعالیٰ کی عام ربوبیت اور فیض کو اپنی ہی قوم تک محدود رکھتے ہیں۔ اور دوسری قوموں کو ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کے بندے ہی نہیں۔ اور گویا خدا نے ان کو پیدا کر کے پھر ردّی کی طرح پھینک دیا ہے۔ یا ان کو بھول گیا ہے اور یا (نعوذ باللہ) وہ اس کے پیدا کردہ ہی نہیں۔ جیسا کہ مثلاً یہودیوں اور عیسائیوں کا اب تک یہی خیال ہے کہ جس قدر خدا کے نبی اور رسول آئے ہیں۔ وہ صرف یہود کے خاندان سے آئے ہیں اور خدا دوسری قوموں سے کچھ ایسا ناراض رہا ہے کہ ان کو گمراہی اور غفلت میں دیکھ کر پھر بھی ان کی کچھ پروا نہیں کی جیسا کہ انجیل میں بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں صرف اسرائیل کی بھیڑوں کے لئے آیا ہوں۔ اس جگہ ہم ایک فرض محال کے طور پر کہتے ہیں کہ خدائی کا دعوے کر کے پھر ایسی تنگ خیالی کا کلمہ بڑے تعجب کی بات ہے۔ کیا مسیح صرف اسرائیلیوں کا خدا تھا اور دوسری قوموں کا خدا نہ تھا۔ جو ایسا کلمہ اس کے منہ سے نکلا کہ مجھے دوسری قوموں کی اصلاح اور ہدایت سے کچھ غرض نہیں۔

غرض یہودیوں اور عیسائیوں کا یہی مذہب ہے کہ تمام نبی اور رسول انہیں کے خاندان سے آتے رہے ہیں۔ اور انہیں کے خاندان میں خدا کی کتابیں اترتی رہی ہیں۔ اور پھر بموجب عقیدہ عیسائیوں کے وہ سلسلہ الہام اور وحی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہو گیا۔ اور خدا کے الہام پر مہر لگ گئی۔

انہیں خیالات کے پابند آریہ صاحبان بھی پائے جاتے ہیں یعنی جیسے یہود اور عیسائی نبوت اور الہام کو اسرائیلی خاندان تک ہی محدود رکھتے ہیں۔ اور دوسری تمام قوموں کو الہام پانے کے فخر سے جواب دے رہے ہیں یہی عقیدہ نوع انسان کی بدقسمتی سے آریہ صاحبان نے بھی اختیار کر رکھا ہے۔ یعنی وہ بھی یہی اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا کی وحی اور الہام کا سلسلہ آریہ ورت کی چار دیواری سے کبھی باہر نہیں گیا ہمیشہ اسی ملک سے چار رشی منتخب کئے جاتے ہیں اور ہمیشہ ہی وید بار بار نازل ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ ویدک سنسکرت ہی اس الہام کے لئے خاص کی گئی ہے۔

غرض یہ دونوں قومیں خدا کو رب العالمین نہیں سمجھتیں ورنہ کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ جس حالت میں خدا رب العالمین کہلاتا ہے۔ نہ صرف رب اسرائیلیاں یا صرف رب آریاں تو وہ ایک خاص قوم سے کیوں ایسا انہی تعلق پیدا کرتا ہے جس میں ہر طرح طور پر طرفداری اور بخشش بات پائی جاتی ہے۔ پس ان عقائد کے رد کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیت سے شروع کیا کہ الحمد للہ رب العالمین اور جابجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے۔ ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے وان من امة الا خلا فیھا نذیر کہ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔"

(پیغام صلح صفحہ ۱۰)

پیکر صدق وصفا ـــ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

(مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف)

(۲)

الغرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تیس ہزار صحابہؓ کے ساتھ روانہ ہوگئے[۱] ہر قبیلہ نے علیحدہ علیحدہ جھنڈا اُٹھایا ہوا تھا عبد اللہ بن ابی بن سلول رئیس المنافقین ثنیۃ الوداع سے ہی واپس ہوگیا۔ ابن سعد کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لشکر کو نماز پڑھانے کے لئے مقرر فرمایا۔ بعض لوگوں نے روانگی سے قبل معذرت کرکے اجازت لے لی تھی اور اللہ تعالےٰ ان کا ذکر سورۃ توبہ میں اس طرح کرتا ہے

"وجاء المعذرون
من الاعراب لیؤذن
لھم وقعد الذین کذبوا
اللہ ورسولہ۔ سیصیب
الذین کفروا منھم
عذاب الیم ٭ لیس
علی الضعفاء ولا علی
المرضیٰ ولا علی الذین
لا یجدون ما ینفقون
حرج اذا نصحوا للہ
ولرسولہ"[۲]

ترجمہ:۔ مدینہ کے ارد گرد دیہاتی لوگوں میں سے بہانہ ساز آکر پیچھے رہنے کی اجازت چاہتے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسولؐ سے جھوٹ بولا تھا وہ بغیر اجازت پیچھے ٹھہر گئے۔ کافروں کو یقیناً عنقریب دردناک عذاب پہنچے گا کمزور، بیمار اور جن کے پاس خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے ان پر کوئی گرفت نہ ہوگی جبکہ وہ دلی طور پر اللہ اور اس کے رسولؐ کے مخلص ہیں۔

تبوک کو جاتے ہوئے ثمود قوم کا صدر مقام حجر راستہ میں آتا ہے یہاں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گزرنے لگے تو آپؐ نے کپڑے سے اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا اور سواری کو تیز کرلیا اور فرمایا:۔

لا تدخلوا بیوت
الذین ظلموا الا و
انتم باکون خوفاً ان
یصیبکم مثل ما اصابھم[۱]

یعنی جنہوں نے ظلم کیا ان کے گھروں میں ہرگز داخل نہ ہو مگر اس حالت میں کہ تم روتے ہو۔ یہ مقام عبرت ہے ڈرو کہ تم کو بھی وہ عذاب نہ آلے جس نے اس قوم کا استیصال کردیا تھا۔ بعض لوگوں نے یہاں کے پانی سے آٹے وغیرہ گوندھے تھے آپؐ نے فرمایا یہ آٹے بھی اپنے جانوروں کو کھلا دو[۲]۔ سفر کے دوران آپؐ کی ایک اونٹنی گم ہوگئی۔ زید بن لصیت قینقاعی منافق نے کہا۔ یہ نبی ہیں اور آسمان کی خبریں دیتے ہیں لیکن اپنی اونٹنی گم ہوگئی ہے اور انہیں پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سُنا تو فرمایا:۔

وانی واللہ ما اعلم
الا ما علمنی اللہ۔ و
قد دلنی اللہ علیھا[۳]

خدا کی قسم مجھے صرف اس بات کا علم ہوتا ہے جو خدا مجھے بتاتا ہے اور اُس نے اب مجھے بتایا ہے کہ وہ فلاں جگہ ہے۔

حضرت عمارؓ کو جب زید کی اس گفتگو کا پتہ چلا تو آکر اس کی گردن پر ٹھوکر لگائی اور کہا میرے خیمہ سے نکل جاؤ۔

گویا یہ اعتراض کوئی نیا نہیں کہ لو صاحب نبی اچھے ہیں۔ یہ آسمان کی خبر کس طرح بتلاتے ہیں۔ انہیں تو گردو پیش کی ہوش نہیں۔ اس مضمون کو کیا خوب کسی نے بیان کیا ہے

کسے پرسید ز آں گم کردہ فرزند
کہ اے روشن گہر پیر خردمند
زمصرش بوئے پیرہن شمیدی
چرا در چاہ کنعانش نہ دیدی
بگفت احوال ما برق جہاں است
دمے پیدا و دیگر دم نہاں است
گہے بر طارم اعلےٰ نشینم
گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

یعنی کسی نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے جن کا بیٹا گم ہوگیا تھا پوچھا کہ اے روشن گہر، عقلمند بوڑھے! مصر سے اس کی قمیص کی بُو سونگھ لی تھی لیکن کنعان میں کنویں میں پڑے کی خبر نہ ہوئی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے سُنا تو فرمایا ہماری مثال تو کوندنے والی بجلی کی ہے۔ کبھی وہ نظر آتی ہے اور کبھی نہاں ہوجاتی ہے۔ کبھی ہم ملاءِ اعلےٰ کی سیر کرتے ہیں اور وہاں کی خبریں لاتے ہیں لیکن کبھی اپنے پاؤں کے نیچے کی خبر نہیں ہوتی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تبوک کی طرف جا رہے تھے۔ راستہ میں ہی محاسبہ ہوتا جاتا تھا کہ فلاں صحابی نہیں آیا اور فلاں نہیں آیا۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد اتنی نہ تھی کہ کوئی مخفی رہ سکے۔ جب صحابہؓ کسی پیچھے رہ جانے والے کا ذکر کرتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے چھوڑو اس کا ذکر اگر اس میں بھلائی ہوگی تو تمہیں آملے گا ورنہ خدا تعالےٰ نے تمہیں اُس سے مخلصی بخشی۔

ان پیچھے رہ جانے والوں میں سے تین صحابہ خاص تھے ان کا ذکر قرآن مجید میں بھی آیا ہے ان میں سے ایک حضرت کعبؓ بن مالک تھے دوسرے ہلالؓ بن امیہ اور تیسرے مرارہؓ بن ربیع تھے۔

اب حضرت کعبؓ کی داستان انہیں کی زبانی سُنئے۔ یہ داستان بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک میں مروی ہے۔ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں مالی طور پر میری حالت کبھی اتنی اچھی نہ ہوتی تھی جتنی تبوک کے وقت تھی۔ میرے پاس دو سواریاں موجود تھیں اس لئے مجھے تیاری کا چنداں فکر نہ تھا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تیاری کرنے کا حکم دیا تو میں ہر روز بازار جاتا لیکن بغیر کسی کام کرنے کے گھر واپس آجاتا اور یہی خیال کرتا کہ اچھا کل سہی اور جب کل آتا پھر بھی بدقسمتی سے ایسا ہی ہوتا۔ گویا حضرت کعبؓ ہر روز آج کا کام کل پر چھوڑتے رہے یہاں تک کہ وہ دن آگیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ سمیت تبوک کو روانہ ہوگئے۔ لیکن ابھی میں نے کچھ بھی تیاری نہ کی تھی اب پھر نفس نے یہ دھوکا دیا کہ میں اگر ایک دو دن بعد میں روانہ ہوں گا تو بھی آپؐ کو مل جاؤں گا لیکن میری غفلت یہ موقع لے آئی کہ اب میں اگر چاہتا بھی تو آپؐ کو مل نہ سکتا۔ اور جب بھی میں گھر سے باہر نکلتا تو دیکھتا کہ سوائے معذوروں اور منافقوں کے کوئی مدینہ میں پھرتا نظر نہ آتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تبوک پہنچ کر مجھے یاد فرمایا۔ صحابہ سے پوچھا کہ کعبؓ کو کیا ہوا؟ بنو سلمہ کے آدمی نے کہا حضورؐ! اس کی کشائش ہی اس کے پاؤں میں بیڑیاں بن گئی۔ معاذ بن جبل نے کہا حضورؐ ہے تو وہ بھلا آدمی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں رائیں سُنیں اور سکوت فرمایا۔ حضرت کعب بن مالک کہتے ہیں اب جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی واپسی کی خبریں آنا شروع ہوئیں تو میں نے سوچنا شروع کیا کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی سے کیسے بچوں۔ کبھی یہ خیال آتا کہ جھوٹ موٹ کوئی عذر کردوں۔ میں نے اپنے گھر کے تمام اہلِ رائے سے بھی اس بارہ میں مشورہ کیا۔ میں اس ادھیڑ بُن میں ہی تھا کہ خبر آگئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آج شام تشریف لا رہے ہیں۔ اس خبر کا سُننا تھا کہ میرے تمام باطل خیال کافور ہوگئے۔ اور میں نے عزم کرلیا کہ میں سچ ہی بولوں گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اپنی عادت مبارک کے مطابق پہلے مسجد میں تشریف لے گئے دو رکعت نماز ادا فرمانے کے بعد وہیں تشریف فرما ہوئے۔ اب پیچھے رہنے والے لوگ آ آکر قسمیں اٹھانے اور عذر کرنے لگے اور یہ کوئی اسّی سے اوپر ہی تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک کا عذر قبول فرمالیتے اور اس کا معاملہ خدا کے سپرد کردیتے۔ حضرت کعبؓ کہتے ہیں میں بھی آیا اور سلام عرض کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔ لیکن چہرہ سے ناراضگی ہویدا تھی۔ فرمایا آؤ۔ میں آگے بڑھ کر آپؐ کے

۱۔ ابن سعد
۲۔ توبہ ع ۱۲

۱۔ ابن ہشام
۲۔ ابن ہشام
۳۔ ابن ہشام

سامنے بیٹھ گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا تم نے سواری بھی خریدی تھی تم کیوں پیچھے رہ گئے؟ مَیں نے کہا حضورؐ! اگر مَیں کسی دنیادی لیڈر کے سامنے ہوتا تو عذر کر کے اس کی ناراضگی سے بچ جاتا اور مجھے بات بنانا بھی آتی ہے لیکن آج اگر مَیں جھوٹ بول کر آپؐ کو راضی کرنے کی کوشش کروں گا تو خدا تو مجھ سے خوش نہ ہو گا۔ اور اگر آپ میری سچی بات کی وجہ سے ناراض بھی ہوئے تو مجھے امید ہے کہ میرا خدا تعالےٰ آپؐ کو مجھ سے بالآخر راضی کر دیگا۔ خدا کی قسم مجھے کوئی عذر نہ تھا۔ مَیں کبھی بھی اس موقع سے زیادہ آسودہ حال نہ ہوا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا جواب سُنا تو فرمایا اس شخص نے سچ کہا۔ پھر فرمایا کعب جاؤ۔ اب خدا تعالےٰ کے فیصلہ کی انتظار کرو۔ کعب کہتے ہیں مَیں یہ حکم سُنکر مسجد سے باہر نکلا تو بنو سلمہ کے کچھ لوگ میرے پیچھے پیچھے آئے اور کہنے لگے خدا کی قسم اس سے پہلے تُو نے کبھی جُرم نہیں کیا تھا۔ تم بھی دوسرے لوگوں کی طرح عذر کر دیتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے تمہارے گناہ بھی خدا نے بخش دینے تھے بنو سلمہ کے افراد نے اس پر اتنا اصرار کیا کہ مَیں نے ارادہ کیا کہ اب واپس جا کے عذر کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو راضی کر لوں لیکن پھر مَیں نے جب دریافت کیا کہ میرا کوئی اور ساتھی بھی ہے جس کا فیصلہ میری طرح خدا کے سپرد ہوا ہے تو مجھے بتایا گیا کہ ہلال ابن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ کا فیصلہ بھی معرضِ التواء میں رکھا گیا ہے اور یہ دونوں بدری صحابی تھے۔ جب مَیں نے ان دونوں کا سُنا تو مَیں نے ثابت قدم رہنے کا ارادہ کر لیا۔ عذر کا ارادہ چھوڑ دیا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت ہم تینوں کا مقاطعہ کر دیا گیا۔ کوئی شخص ہم سے کلام نہ کرتا تھا۔ ہماری تو دنیا ہی بدل گئی اور جو بیتی اُسے مَیں ہی جانتا ہوں۔ پچاس دن ہمارا مقاطعہ رہا میرے باقی دو ساتھی مرارہ اور ہلال تو گھر کے کونے میں دبک کر بیٹھ گئے اور ہر وقت روتے رہتے لیکن مَیں جوان تھا اور ان سے میری صحت بھی اچھی تھی اس لئے مَیں تو نماز بھی مسجد میں جا کر پڑھتا اور ضرورت پڑنے پر بازار بھی جاتا لیکن مجھ سے کوئی شخص کلام نہ کرتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہوتے مَیں جا کر السلام علیکم عرض کرتا اور دیکھتا کہ

آپؐ کے لب مبارک کو جنبش ہوتی ہے یا نہیں۔ یعنی کیا آپؐ نے سلام کا جواب دیا ہے یا نہیں؟ اور مَیں آپؐ کے پاس ہی نفل پڑھنے لگ جاتا اور نظر چرا کر دیکھتا رہتا کہ میرا آقا میری طرف دیکھتا بھی ہے یا نہیں۔ جب مَیں دیکھتا تو آپؐ مُنہ پھیر لیتے اور جب مَیں نظر ہٹاتا تو آپؐ میری طرف توجہ فرماتے۔ اسی مقاطعہ کی شدت سے گھبرا کر ایک دن مَیں اپنے چچا زاد حضرت ابو قتادہؓ (جن سے مجھے بہت محبت تھی) کے باغ میں دیوار پھاند کر گیا۔ مَیں نے سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب تک نہ دیا۔ پھر مَیں نے ابو قتادہؓ سے مخاطب ہو کر کہا مَیں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا مَیں خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت نہیں کرتا؟ لیکن ابو قتادہؓ اس سوال پر بھی خاموش رہے۔ مَیں نے پھر ابو قتادہؓ کو قسم دے کر آپ سے یہی سوال کیا لیکن اب کے بھی ابو قتادہؓ نے خاموشی اختیار کر رکھی۔ مَیں نے پھر قسم دے کر وہی سوال کیا تو ابو قتادہؓ جواب میں کہنے لگے "خدا اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتا ہے"۔ اس واقعہ کی ایک ایک جزء صحابہ کے ایمان اور تسلیم کا آئینہ دار ہے۔ کعب کی استقامت اور صداقت شعاری، خدا پر زندہ یقین، ہمّت اور اخلاق کی مضبوطی کا اندازہ لگائیے۔ کعبؓ فرماتے ہیں جب مَیں نے ابو قتادہؓ کا یہ جواب سنا تو میری آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے اور مَیں باغ کی دیوار پھاند کر واپس آگیا۔ مَیں بازار سے گزر رہا تھا کہ مَیں نے دیکھا شام کا ایک زمیندار جو غلّہ فروخت کرنے کے لئے مدینہ آیا تھا میرے متعلق کچھ دریافت کر رہا ہے۔ لوگوں نے مجھے دیکھا تو اسے اشارہ سے بُلا کر کہا وہ کعب جا رہا ہے۔ وہ زمیندار میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط نکال کر دیا۔ جو غسان کے بادشاہ کا تھا۔ یہ خط ریشم کے ایک ٹکڑے پر لکھا تھا۔ مضمون یہ لکھا تھا کہ ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ تیرے آقا نے تجھ پر بہت سختی کی ہے۔ خدا تجھے ذلیل و رسوا نہیں کریگا تُو ہمارے پاس آجا ہم ہر طرح تیری دلداری کریں گے۔ کعبؓ کہتے ہیں مَیں نے یہ خط پڑھا تو کہا یہ بھی ایک ابتلاء ہے اور خط کو جلتے تنور میں جھونک دیا۔

(باقی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی یاد میں

(مکرمہ آمنہ ابا سینی صاحبہ)

ترے تصوّر سے تا زمانہ
اُفق اُفق روشنی ملے گی
بشر بشر کو، نفس نفس میں
نئی نئی زندگی ملے گی
حریمِ ربوہ کا ذرّہ ذرّہ
زبانِ فطرت سے کہہ رہا ہے
چلے بھی آؤ!! گلی گلی میں
خُدا ملے گا، خُودی ملے گی
دیارِ محبوب کا سراپا
سوادِ علم و یقیں ہے گویا
قدم قدم پر، نظر نظر کو
حسیں حسیں آگہی ملے گی
نہ پُوچھ! دردِ فراق کیا ہے؟
عجیب لذّت کا ذائقہ ہے!!
جو تیرے غم کو گلے لگا لے
اُسے حقیقی خوشی ملے گی
حدیث دیکھیں، کتاب دیکھیں
تری امامت کا باب دیکھیں
نبیؐ کا ارشاد بھی ملے گا
خُدا کی تائید بھی ملے گی
جو شخص تیرے قریب ہوگا
وہ شخص عرفاں نصیب ہوگا
جو تجھ سے جتنا بعید ہوگا
اُسی میں اُتنی کمی ملے گی
خلافتِ حق کے مُنکروں کو
سُنا دو اور بے دھڑک سُنا دو
ازل سے نوعِ بشر کو نعمت
یہی ملی ہے، یہی ملے گی
نہ لائیں حُجّت، نہ دیں دلیلیں
پئیں، بنامِ مسیحؑ پی لیں
خِرد کی دیوانگی سے پہلے
جنوں کی فرزانگی ملے گی
تکیں گے محشر میں بے بسی سے، مری طرف قہر کے فرشتے!!
کہ تیرے کوچے کی خاک مولیٰؓ مرے کفن میں بسی ملے گی

نظارت اصلاح و ارشاد کا مُفت لٹریچر

ہمارے پاس مُفت اشاعت کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے اس میں سے جماعتوں کو جس کی ضرورت ہو طلب فرمائیں۔

(۱) جماعتِ احمدیہ کے عقائد
(۲) وفاتِ مسیحؑ (۳) اسلام کا عالمگیر غلبہ
(۴) ہماری تعلیم (۵) احمدیت کا پیغام
(۶) پردہ (۷) حضرت ابوبکر کی خلافت کی پیشگوئی
(۸) حضرت علیؓ کی حضرت ابوبکرؓ سے برضاء و رغبت بیعت
(۹) ہمارا مذہب (۱۰) دعوت
(۱۱) مسیح موعودؑ کا مقام
(۱۲) امام الزمان کے مقاصد عالیہ

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

افکارِ معاصرین

علمی بددیانتی رفتہ رفتہ ذہن کو بالکل مسخ کر دیتی ہے اس کی ایک نمایاں مثال ذیل کے مقالہ میں پیش کی گئی ہے جو ہفت روزہ شہاب کے ۱۴ اکتوبر کے شمارہ سے من وعن نقل کیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب برق کا قبل ازیں شغلہ یہ تھا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کتر و بیونت کر کے اس طرح پیش کرتے رہے ہیں کہ پڑھنے والے پر مصنف کے منشاء کے خلاف منشاء ظاہر ہو اب ہاتھ کھل گیا ہے تو آگے قدم بڑھا کر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر طبع آزمائی شروع کر دی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

"ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی علمی دیانت"

(مولانا ارشد القادری)

ڈاکٹر غلام جیلانی برق مصنف "دو اسلام" اور "دو قرآن" منکرین حدیث کے حلقوں میں خاصی شہرت رکھتے ہیں۔ مگر ان کی علمی خیانت اور قلمی فریب کاری کی صحیح تصویر کیا ہے اس کے چند نمونے ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:۔

(۱)

روایات کے درمیان تضاد ثابت کرنے کے لئے ایک جگہ لکھتا ہے "حضرت علیؓ کا قول ہے۔ نہانی رسول اللہ صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) ان اقراء القرآن راکعاً او ساجداً۔

(مسلم ج ۲ ص ۹۲)

"مجھے حضورؐ نے رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے روک دیا ہے" لیکن حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ان رسول اللہ کان یقول فی رکوعہ وسجودہ سبوح قدوس رب الملٰئکۃ والروح کہ حضور سجود میں یہ آیت پڑھا کرتے تھے۔ سبوح قدوس . . . مسلم ج ۲ ص ۹۶ (دو اسلام ص ۲۰۳)

احادیث نقل کرنے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ بہتان تراشا ہے "مطلب یہ کہ حضور ایک حکم دے کر خود ہی اسے توڑ دیا کرتے تھے" (دو اسلام ص ۲۰۳)

اس جھوٹے مفتری سے کوئی پوچھے کہ سبوح قدوس رب الملٰئکۃ والروح قرآن میں کہاں ہے؟ کس پارے کی آیت ہے یہ؟ صرف رسول اکرمؐ پر بہتان تراشنے اور حدیث میں تضاد ثابت کرنے کے لئے ظالم نے ایک عربی فقرے کو قرآن کی آیت بنا دیا ہے اگر یہ دیدہ دانستہ خیانت ہے تو اس سے زیادہ شرمناک خیانت کا تصور ناممکن ہے جنہیں قرآن اور غیر قرآن کی بھی تمیز نہیں ہے وہ کس منہ سے اپنے آپ کو "اہل قرآن" کہتے ہیں۔ اسی مبلغ علم پر احادیث کا ذخیرہ جلا کر قرآن کی حکومت قائم کرنے کا انہیں غرور حاصل ہے۔ اور اگر یہ دانستہ تحریف اور جانی بوجھی خیانت کاری ہے اور قرائن شاہد ہیں کہ ایسا ہی ہے تو اس سے زیادہ کھلا ہوا کفر اور قرآن کے خلاف اس سے زیادہ مجرمانہ ذہن اور کیا ہو سکتا ہے؟

حدیث کی دشمنی نے تحریف قرآن تک پہنچا دیا۔ کیا جہنم تک پہنچنے کے لئے اب بھی کوئی دقیقہ باقی رہ گیا ہے؟

حدیث کے ترجمے میں دوسری تحریف یہ کی گئی ہے کہ حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں اپنی طرف سے یہ فقرہ بڑھا دیا گیا ہے کہ "یہ آیت پڑھا کرتے تھے" حالانکہ حضرت عائشہ نے صرف یہ فرمایا ہے کہ کان یقول حضور یہ کہا کرتے تھے اس ظالم سے کوئی پوچھے کہ "یہ آیت پڑھا کرتے تھے" زیر بحث حدیث کے کس لفظ کا ترجمہ ہے۔

حیرت ہے اس دلیری پر کہ دوپہر کے اجالے میں چوری کرتے ہوئے ذرا جھجک محسوس نہیں ہوئی۔ کم از کم اتنا تو سوچنا چاہیئے تھا کہ مسلم شریف ابھی سے ناپید نہیں ہوئی ہے۔ ہر جگہ دستیاب ہو سکتی ہے مسلم شریف سمجھنے والے بھی ہر جگہ موجود ہیں۔ آخر ایک عالمگیر کتاب کی یہ چوری چھپ کیسے سکتی ہے سچ فرمایا گیا ہے کہ:۔

بے حیا باش وہرچہ خواہی کن

(۲)

خیانتِ نقل کی ایک ننگی تصویر اور ملاحظہ ہو۔ اسلام کے معمولات اور احادیث میں تضاد ثابت کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"ہم ظہر عصر اور عشاء کی نماز میں چار چار رکعات پڑھتے ہیں لیکن مؤطا کتاب الصلوٰۃ ص ۲۶ میں درج ہے۔ ان عمر بن الخطاب کان یقول صلوٰۃ اللیل والنہار مثنیٰ مثنیٰ۔ عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے کہ رات اور دن کی نماز صرف دو رکعت ہے"۔ (دو اسلام ص ۱۹۶)

تمام انسانوں کی پھٹکار ہو ایسے خیانت کاروں پر جن کے ہاتھوں سے دین بھی محفوظ نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نفل نمازوں کے متعلق ہے اور اسے چسپاں کر دیا ظالم نے فرض نمازوں پر۔ مؤطا نام کی جس کتاب سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔ اس کے باب ہی میں یہ صراحت موجود ہے کہ یہ حدیث نفل نمازوں سے متعلق ہے باب کے الفاظ یہ ہیں۔ باب الافضل فی نافلۃ اللیل والنہار ان یکون مثنیٰ مثنیٰ۔

یعنی یہ باب اس امر کے بیان میں ہے کہ دن اور رات کے نوافل دو دو رکعت کر کے پڑھنا افضل ہے۔ اسی باب کے تحت امام مالک رضی اللہ عنہ نے سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔

روئے زمین پر ایسے کروڑوں افراد موجود ہیں۔ جو خدا کا انکار کرتے ہیں۔ رسول کو رسول نہیں مانتے۔ قرآن کو خدائی کتاب تسلیم نہیں کرتے۔ کون انہیں مجبور کر سکتا ہے کہ تم اپنی رائے بدل دو۔ چکڑالوی فرقے کے لوگوں کو اگر حدیث سے انکار ہے تو ہم زبردستی انہیں مومن نہیں بنا سکتے۔ لیکن دنیا کا کوئی بھی شریف انسان اس طرح کا جرائم پیشہ ذہن ہرگز برداشت نہیں کر سکتا

(۳)

ترجمے کی ایک شرمناک خیانت اور ملاحظہ فرمائیں۔ برق ایک حدیث نقل کرتا ہے:۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ
کنت انام بین یدی
رسول اللہ صلعم (صلی
اللہ علیہ وسلم) ورجلای
فی قبلتہ فاذا سجد غمزنی
فقبضت رجلی فاذا
اقام بسطتہما
والبیوت لیس فیہا
مصابیح (بخاری جلد ۱ ص ۵۵)
"کہ میں نماز میں حضورؐ کے سامنے
پاؤں ان کی طرف پھیلا کر لیٹ
جاتی تھی جب وہ سجدہ کرنے
لگتے مجھے آنکھ سے اشارہ
کر دیتے چنانچہ میں پاؤں سمیٹ
لیتی اور
جب وہ اٹھتے تو پھر پھیلا دیتی
اور گھر میں چراغ موجود نہ تھا
(یعنی بالکل اندھیرا تھا)"
(دو اسلام)

اس خیانت آمیز ترجمے کے بعد حدیث کا مذاق ان لفظوں میں اڑایا گیا ہے:۔

"یہ اندھیرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارۂ ابرو کو دیکھ لینا حضرت عائشہؓ ہی کا کمال ہو سکتا ہے۔
(دو اسلام ص ۱۲۳)

جہل و خیانت کے ساتھ بدتمیزی کی اس سے زیادہ شرمناک مثال دنیا میں نہیں مل سکتی۔ اپنی نظر کے افلاس اور علم کی تہیدامنی کا مذاق اڑانے کے بجائے مسخرے نے حدیث کا مذاق اڑایا ہے۔

"غَمَزَنِي" کے معنی اگر خود نہیں معلوم تھے تو اپنے کسی بندے سے پوچھ لیا ہوتا اور پوری برادری ہی اگر کنگال تھی تو عربی زبان کی مستند ڈکشنری المنجد ہی کھول کر دیکھ لیا ہوتا تو پتہ چل جاتا کہ "غمزنی" کا صحیح ترجمہ "مجھے ٹھوکا دیتے" ہے۔ "مجھے آنکھ سے اشارہ کر دیتے" نہیں ہے۔

کتنا بڑا ظلم ہے کہ خود ہی غلط ترجمہ کیا اور اپنے ہی ترجمے سے جو مضحکہ خیز معنی پیدا ہو گئے تو اسے حدیث کی طرف منسوب کر کے حدیث کا مذاق بھی اڑایا

ضروری اطلاع

امسال جو احباب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فریضۂ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ خاکسار سے مل کر فریضۂ حج بیت اللہ کے متعلق معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ خاکسار کو احباب ہر وقت حاضر پائیں گے۔ انشاء اللہ۔

(محمد رمضان محلہ دارالعلوم غربی ربوہ)

گمشدہ عینک

ایک عدد نظر کی عینک جو سفید رنگ کے کیس میں بند تھی محلہ دارالبرکات سے لجنہ اماء اللہ کے ہال کے راستہ میں کہیں گر گئی ہے جس دوست کو ملے وہ براہ کرم مجھے پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار محمود احمد سعید
(واقف زندگی دفتر وکیل التبشیر ربوہ)

محبوب آقا سے دلی محبت کے اظہار کا ایک طریق

یہ امر احباب جماعت سے مخفی نہیں کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں سب سے زیادہ نمایاں حصہ خود اس تحریک کے بانی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ہوا کرتا تھا۔ حضور انور کا آخری وعدہ -/۱۲۵۰۰ روپے کا تھا۔ حضور رضی اللہ عنہ کے وصال پر کئی مخلصین جماعت نے اپنے چندہ کے علاوہ اپنے محبوب آقا کی طرف سے بھی چندہ ادا کرنا شروع کر دیا ہے اور اس طرح اپنی دلی محبت کا ثبوت بہم پہنچایا ہے ایسے دوستوں کے اسماء جنہوں نے حضور انور کی طرف سے دس روپے یا اس سے زیادہ چندہ پیش کیا ہے۔ بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ امید ہے کہ سال نو میں ایسے مخلصین کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوگا۔

۱۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	۱۰۷ — ۰۰
۲۔ " مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	۲۵ — ۱۹
۳۔ " چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال قائمقام وکیل التعلیم	۱۰ — ۰۰
۴۔ خاکسار شبیر احمد وکیل المال اول ربوہ	۱۰ — ۰۰
۵۔ کرنل عطاء اللہ صاحب لاہور	۲۰۰ — ۰۰
۶۔ ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب بخاری بھکر	۳۲ — ۰۰
۷۔ ملک صلاح الدین صاحب بٹ لاہور	۱۰ — ۰۰
۸۔ " غلام حسین صاحب شمس آباد	۱۰ — ۰۰
۹۔ " چوہدری مقصود احمد قیام پور درکاں	۳۶ — ۰۰
۱۰۔ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ہیلو لیبو سیالکوٹ	۲۵ — ۰۰
۱۱۔ مکرم محمد یوسف صاحب اسپیشل چکوال	۱۵ — ۰۰
۱۲۔ ملک اعجاز ربانی صاحب گجرات	۱۱ — ۰۰
۱۳۔ مکرم زینب النساء صاحبہ منڈی بہاء الدین	۲۰ — ۰۰
۱۴۔ مکرم مبارک احمد صاحب دادیال آزاد کشمیر	۱۰ — ۰۰
۱۵۔ مکرم برکات احمد آزاد کشمیر	۱۰ — ۰۰
۱۶۔ جہان محمد خان صاحب بخا سر رود	۱۰ — ۰۰
۱۷۔ میاں محمد سعید صاحب ملتان شہر	۱۰ — ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

دفتر ڈائریکٹر آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس ورکس ویسٹ پاکستان لاہور

اپر گریڈ کلرکوں کی آسامیاں پُر کرنے کے لئے ایمپلائمنٹ ایکسچینج کی معرفت درخواستیں مطلوب ہیں گورنمنٹ ملازمین اپنے افسران کی معرفت درخواست دیں۔

ٹسٹ اور انٹرویو ۲، ۳ نومبر ۶۶ء کو براہ راست بھرتی کے لئے عمر ۱۸ تا ۲۵ سال۔ اپنے اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔ منتخب امیدوار محکمانہ امتحان پاس کرنے کے بعد سیلیکشن گریڈ یا ڈویژنل اکاؤنٹس کے دفتر میں ترقی یاب ہو سکیں گے۔

(پ۔ ٹ ۲۲/۱۰/۶۶)

پاکستان کی بری فوج میں مستقل کمیشن

درخواستیں معرفت ملٹری اکاڈمی کاکول۔ ذیل کے پتہ پر پی۔ اے۔ ڈائریکٹر سپلی ۳۔ (اے ایم ۔ جی برانچ ۔ جی۔ ایچ کیو راولپنڈی ۱۰/۱۱/۶۶ تک

عمر ۱/۱۰/۶۶ کو ۱۷ تا ۲۲ غیر شادی شدہ

قابلیت۔ انٹرمیڈیٹ تمام مضامین میں سینئر کیمبرج۔ (برائے سویلین) فوجی ملازمین کے لئے صرف فوج کا سپیشل سرٹیفکیٹ بھی کافی ہوگا۔ درخواست مجوزہ فارم پر مع مصدقہ نقول سرٹیفکیٹس دو فوٹو۔ کراس پوسٹل آرڈر قیمتی -/۵ پی ڈی۔ اے۔ جی ۔ ایچ کیو۔ (پ۔ ٹ ۲۲/۱۰/۶۶)

(ناظر تعلیم)

دین کے کاموں میں کبھی سستی نہ آنے دو

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جس طرح ایک ماں اپنے آپ کو فاقہ رکھتی ہے لیکن بچوں کو فاقہ نہیں آنے دیتی اسی طرح تم بھی دین سے ماں جیسی محبت کرو اور دینی کاموں میں سستی نہ آنے دو۔"

تحریک جدید کا سال رواں ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اور اب صرف چند دن باقی ہیں۔ وہ احباب جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدے ادا نہیں کئے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ حضور رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا ارشاد پر عمل کرتے ہوئے لبیک کہیں اور اپنے عہد کو پورا کرنے کی سعی فرمائیں تا آپ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے وارث ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق بخشے۔ آمین۔

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید)

"مجلس خدام الاحمدیہ تحریک جدید کی فوج ہے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"پس میں نوجوانوں اور خصوصاً ان نوجوانوں کو جو مجلس خدام الاحمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہوشیار کرتا ہوں کہ وہ اپنے مقام اور فرض کو پہچانیں"

خدام کے اس مقام اور فرض کے پیش نظر ہمارے محبوب امام رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے دفتر دوم کے وعدوں کو

پانچ لاکھ روپیہ

تک پہنچانے کی تاکید فرمائی تھی۔ خدام نے حضور کی اس پاکیزہ خواہش کو حضور کی عین حیات میں پورا کرنے کی سعادت نہیں پائی دفتر دوم کے وعدے بائیسویں سال تک ۲۹۰۰۰۰ روپے تک پہنچ چکے ہیں، کیا خدام اس خواہش کو جو اصل ارشاد کا رنگ رکھتی ہے۔ تحریک جدید کے نئے سال میں نہ پورا کر دکھائیں گے؟

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ حضور رضی اللہ عنہ کی صرف اسی ایک ہدایت پر عمل کر کے دکھا دیں۔ کہ

کوئی خادم اپنی ماہوار آمد کے پانچویں حصہ سے کم وعدہ پیش نہ کرے۔

بلکہ اس معیار سے ہر وعدہ زیادہ ہی ہو تو حضور رضی اللہ کی یہ دیرینہ خواہش کہ دفتر دوم کے وعدے

پانچ لاکھ روپے تک پہنچ جائیں

انشاء اللہ العزیز سال نو میں ضرور پوری ہو جائے گی۔ کیا خدام اپنے آقا کی اس دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کے لئے اپنی ماہوار آمد کا پانچواں حصہ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں؟ خدائے بزرگ و برتر آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ماموں ریاض احمد صاحب کا گردہ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(وحید نوید۔ ۶۔ الٰہی پارک۔ مصری شاہ۔ لاہور)

۲۔ عزیزم مجیب فقیر اللہ کا امتحان ختم ہو چکا ہے۔ اس ماہ کے اختتام پر اُس کا نتیجہ نکل آئے گا۔ احباب اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (فقیر اللہ سپریم کورٹ۔ لاہور)

۳۔ میری ننھی بچی رغیبہ شبنم چند دنوں سے بعارضہ شدید بخار کھانسی کے بیمار ہے۔ احباب اسکی صحت کاملہ اور شفا عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں نیز ایک دیوانی دعویٰ زیر عملی کا دائر ہے اس کی آئندہ تاریخ ۱۱/۱۲/۶۶ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس پریشانی سے اور بخار سے نجات دیوے (حکیم صوفی دین محمد احمدیہ دار الشفا گوجرانوالہ شہر)

۴۔ خاکسار ایک مقدمہ میں مبتلا ہے بزرگان سلسلہ سے باعزت رہائی کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد ظہیر الدین احمد شیخوپورہ)

۵۔ میرے والد عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جڑانوالہ کی بائیں آنکھ کا اپریشن جودھامل ہسپتال میں ہو رہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے (خاکسار عبد اللطیف حلقہ راجگڑھ لاہور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی۔ مظفرآباد ۲۵ راکتوبر۔ کل پورے آزاد کشمیر اور پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں حکومت آزاد کشمیر کے قیام کی ۱۹ ویں سالگرہ منائی گئی۔ ۱۹ سال قبل اسی دن حریت پسندوں نے ڈوگرہ مہاراجہ کی حکومت کا تختہ الٹ کر آزاد حکومت قائم کی تھی آزاد کشمیر میں سرکاری طور پر کل تعطیل منائی گئی اور تمام سرکاری و غیر سرکاری دفاتر بند رہے سرکاری عمارتوں پر آزاد کشمیر کے پرچم لہرائے گئے۔ صدر آزاد کشمیر مسٹر عبدالحمید نے کل مظفرآباد میں پولیس پریڈ کی سلامی لی۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ کشمیری عوام ہر قیمت پر اپنے وطن کو آزاد کرا کے رہیں گے

● **لاہور ۲۵ راکتوبر۔** گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے کل قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان پر زور دیا ہے کہ وہ عوام سے رابطہ قائم کریں۔ اور انہیں حکومت کی پالیسی سے اور حکومت کے پروگرام سے آگاہ کریں۔ اس طرح عام لوگوں کو معلوم ہوگا کہ حکومت عوامی بہبود اور قوم کی اقتصادی ترقی کے لئے کیا کام کر رہی ہے گورنر موسیٰ نے اس سلسلے میں کل اپنے دفتر میں ضلع لاہور کے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان کا اجلاس طلب کیا اور ان کو ہدایت کی کہ وہ ملک کے انتظامی امور اور ترقیاتی کاموں میں اپنا کردار موثر انداز میں ادا کریں۔

● **لاہور ۲۵ راکتوبر۔** پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ خوراک کی کمی ہماری غیرت کے لئے چیلنج ہے۔ کاشتکاروں کو چاہیئے کہ وہ اس کا مردانہ وار مقابلہ کریں اور اناج کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ایک ایک انچ زمین کو زیر کاشت لائیں۔ گورنر نے یہ بات اپنے ایک پیغام میں کہی ہے جو فصل ربیع کی بوائی کے موقع پر انہوں نے کاشتکاروں کے نام جاری کیا ہے۔

● **نئی دہلی ۲۵ راکتوبر۔** کل رات گئے بھارت کے صوبہ بہار میں ریل کے ایک حادثہ میں ۲۵ افراد ہلاک اور ۱۴ زخمی ہوئے زخمیوں میں بہت سے افراد کی حالت نازک ہے۔ حادثہ مونگھیر کے قریب لکھی سرائے سٹیشن پر ہوا۔

ابتدائی اطلاعات کے مطابق لکھی سرائے سٹیشن پر ایک پسنجر ٹرین کے مسافر اتر رہے تھے کہ اچانک پٹنہ ایکسپریس تیز رفتار سے آ پہنچی اور مسافروں کو کچلتے ہوئے گزر گئی یہ سٹیشن چھوٹا سا ہے اور اس پر پلیٹ فارم بھی نہیں ہے اس لئے مسافر ضرورت کے مطابق گاڑی کے دونوں طرف اترنے کے عادی ہیں۔

● **منیلا ۲۵ راکتوبر۔** ویٹ نام کی جنگ میں حصہ لینے والے سات ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس آج منیلا میں شروع ہو رہی ہے۔ تھائی لینڈ کے وزیر اعظم فیلڈ مارشل تھانوم کٹیکا چورن عارضی طور پر کانفرنس کے چیئرمین منتخب کر لئے گئے ہیں شہر میں زبردست حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں اور ایک ایک شخص کی جانچ پڑتال کی جا رہی ہے۔ خاص طور پر صدر جانسن کی جان کی حفاظت کے لئے زبردست انتظامات کئے گئے ہیں۔

کانفرنس کے مقام پر جانے والے تمام راستوں پر فوجی متعین ہیں اور صدر جانسن کے امدادی عملہ کو شناختی پاس جاری کئے گئے ہیں۔ اس بات کا بھی انتظام کیا گیا ہے کہ ان شناختی ناموں کی کئی کئی بار جانچ پڑتال کی جائے تاکہ کوئی مشکوک شخص کانفرنس روم کے اندر داخل نہ ہو سکے۔

یہ تمام احتیاطی اقدامات ان خبروں کے بعد کئے گئے ہیں کہ منیلا میں ویٹ نام کے حریت پسند صدر جانسن کی جان لینے کی کوشش کریں گے۔

● **لاہور ۲۵ راکتوبر۔** انڈونیشیا کی پارلیمنٹ کے سپیکر حاجی احمد شیخو نے کہا ہے کہ اسلامی ملکوں میں اتحاد اور یکجہتی پیدا کرنے کے لئے غیر سرکاری کانفرنسیں زیادہ مفید ثابت ہو سکتی ہیں حاجی احمد شیخو جو کل سہ پہر لاہور پہنچے۔ ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

سپیکر احمد شیخو کا ہوائی اڈے پر شاندار استقبال کیا گیا صوبائی اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد انور نے انہیں خوش آمدید کہا

● **راولپنڈی ۲۵ راکتوبر۔** مغربی پاکستان میں بجلی کی شدید قلت کی وجہ سے حکومت پاکستان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۲۷ راکتوبر کو یوم انقلاب پر چراغاں کے لئے بجلی استعمال نہ کی جائے وزارت داخلہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس موقع پر چراغاں کے لئے روشنی کے دوسرے ذرائع استعمال کئے جائیں گے جن میں موم بتیاں اور دیئے استعمال کئے جائیں گے

● **سیالکوٹ ۲۵ راکتوبر۔** گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے صوبہ کے تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ضلع میں اپنے ماتحت دفاتر اور تحصیل ہیڈ کوارٹروں کا ہفتے میں کم از کم دو بار اچانک معائنہ کریں گے گورنر کے ہدایت نامہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایسی شکایتیں آ رہی ہیں کہ ملازمین بروقت دفتر نہیں پہنچتے لہذا موجودہ صورت حال میں ایسی لاپرواہی برتنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنا ضروری ہو گیا ہے

● **لندن ۲۵ راکتوبر۔** شہنشاہ ایران نے کہا ہے کہ پاکستان کے آڑے وقت پر جس طرح پاکستان کے حلیف ممالک نے بے رخی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس سے ایران کی آنکھیں کھل گئی ہیں اور اب ایران نے آزاد قومی پالیسی پر چلنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ شہنشاہ ایران نے سنڈے ٹائمز کے نمائندے فرینک گلز کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اگر مغربی ممالک ان معاہدوں کو ایک ایسے کاغذ کی طرح سمجھتے ہیں جسے وہ اپنی مرضی سے چاک کر سکتے ہیں اور دوسرے فریقوں کے احتجاج کو بھی فراموش کر سکتے ہیں تو ہم بھی یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ ہمیں ان معاہدوں پر تکیہ نہیں کرنا چاہیئے شاہ ایران نے مزید کہا کہ ہمارے نظریات میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی ہے لیکن ہمارے بھی قومی مفادات ہیں جنہیں بہرحال ملحوظ رکھنا ہے۔

● **ریاض ۲۵ راکتوبر۔** مرکزی وزیر صنعت مسٹر الطاف حسین کی قیادت میں مشرق وسطیٰ کا دورہ کرنے والا پاکستانی وفد جدہ میں تین دن قیام کرنے کے بعد کل ریاض پہنچ گیا۔ وفد کے قائد مسٹر الطاف حسین نے پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان تیل کی تجارت کے سلسلہ میں تعاون کرنے کے بارے میں سعودی عرب وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل نے بعد میں بتایا کہ توقع ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان جو بات چیت ہوئی ہے اس کے نتیجے میں سعودی عرب پاکستان کو تیل کی فراہمی میں مراعات دے گا۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ تحریک کے عظیم الشان نظام سے آپ بخوبی واقف ہیں اس الٰہی تحریک کے ذریعے جہاں ایک طرف افراد جماعت میں ایمان کا پیغام اخلاص اور قربانی کا نیا جذبہ پیدا ہوا ہے وہاں دوسری طرف اکناف عالم میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا ہے اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں نئے افراد اور نئی جماعتیں مختلف ممالک میں قائم نہ ہو رہی ہوں اس الٰہی تحریک کی ایک شاخ امانت تحریک جدید کا قیام ہے جس کے متعلق حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"امانت فنڈ کا مضبوطی کا مطالبہ دراصل پس انداز کرانے کے لئے ہی تھا اس کی اصل غرض صرف یہ تھی کہ جماعت کی مالی حالت مضبوط ہو۔ وہ اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتی چلی جائے۔ اور فضول اخراجات کو محدود کرتی جائے۔ پس میری تجویز یہ ہے کہ آدھی روٹی گھر میں رکھو تا جب نہ ملے اسے کھا سکو اور اسی غرض سے میں نے تحریک جدید امانت فنڈ قائم کیا تھا جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے وہ فائدہ میں رہتا ہے پس کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے خواہ روپیہ یا دو پیسے ہی کیوں نہ ہوں"

(افسر امانت تحریک جدید)

احباب سے ضروری گذارش

"الفضل" میں متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ احباب جماعت اعلان نکاح اور اعلان ولادت اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت سے بھجوایا کریں لیکن اکثر احباب نے اس طرف توجہ نہیں دی۔

احباب جماعت کی خدمت میں دوبارہ درخواست ہے کہ وہ ایسے اعلان بغیر اپنے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت کے نہ بھجوائیں۔ اس طرح کسی اعلان کی اشاعت نہ ہو سکے گی۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ بلند پایہ تربیتی
ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے (قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

انگلستان کے احمدی احباب کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مکتوبِ گرامی

"اللہ تعالیٰ جملہ احباب اور ان کے اہل و عیال کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے"

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے انگلستان کے احمدی احباب کی طرف سے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے وعدوں کی پہلی فہرست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا بھجوائی تھی۔ یہ فہرست ۶۵۶۶ پونڈ ۱۰ شلنگ کے وعدہ جات پر مشتمل تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس فہرست کو ملاحظہ فرمانے کے بعد جملہ احباب کے لئے دعا فرمائی اور امام الصلوٰۃ مسجد لندن کے نام حسب ذیل مکتوب تحریر فرمایا:-

آپ کا خط مورخہ ۷ ستمبر ۶۶ء مع فہرست وعدہ جات فضلِ عمر فاؤنڈیشن موصول ہوا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ میں نے دعا کی ہے اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اور ان کے اہل و عیال کو دین و دنیا میں اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ ان کے اموال میں برکت ڈالے اور ہمیشہ اپنے حفظ و

امان میں رکھے آمین

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

جس محبت و خلوص سے احباب نے فاؤنڈیشن کے لئے وعدے کئے ہیں۔ احباب سے توقع ہے کہ اسی اخلاص و محبت سے اپنے وعدوں کی رقوم کو جلد ادا کرنے کی پوری کوشش فرماویں گے۔ اگر ایک لاکھ روپیہ ماہوار کی وصولی ہو تو حضور ایدہ اللہ کی خواہش کے مطابق اپریل کے آخر تک دس لاکھ روپیہ جمع ہو سکے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ احباب کو جلد اور بہتر ادائیگی کی توفیق عطا فرمادے آمین۔

(شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

شمالی ویٹ نام کے سوال پر امریکہ اور اس کے حلیفوں کا مشترکہ اعلان

منیلا ۲۶ اکتوبر۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے ویٹ نام سے اپنی فوجیں نکالنے کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ شمالی ویٹ نام ان سے چھ ماہ پہلے جنوبی ویٹ نام سے اپنی فوجیں واپس بلا لے اور ویٹ کانگ بھی اپنی سرگرمیاں بند کر دیں۔ اس بات کا اعلان کل منیلا کانفرنس کے بعد مشترکہ اعلامیہ میں کیا گیا ہے۔

اعلامیہ میں شمالی ویٹ نام پر زور دیا گیا ہے کہ وہ جنوبی ویٹ نام میں چوری چھپے لوگوں کو داخل نہ کرے اور اشتعال انگیز کارروائیاں بند کر دے۔ اس کے بعد جنوبی ویٹ نام امریکہ اور اس کے اتحادیوں سے درخواست کرے گا کہ وہ بھی اپنی فوجیں واپس بلا لیں۔ اتحادی اپنی فوجیں اس وقت مکمل طور پر نکال لیں گے جب شمالی ویٹ نام صلح کی شرائط پوری کرے گا۔

امریکہ پاکستان کو ۸ ہزار ٹن گندم فراہم کرے گا

راولپنڈی ۲۶ اکتوبر۔ امریکہ پاکستان کو ۸ ہزار ٹن گندم اور دس ہزار ٹن کھانے کا تیل فراہم کرے گا۔ اس سلسلے میں دونوں ملکوں کے درمیان ایک سمجھوتے پر دستخط ہو گئے ہیں۔

مغربی پاکستان میں چینی کا راشن ختم کر دیا گیا

صوبہ میں چینی پر سٹہ بازی کی ممانعت کر دی گئی

لاہور ۲۶ اکتوبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے صوبہ بھر میں پچیس سال بعد چینی کا راشن ختم کر دیا ہے برصغیر پاک و ہند میں سب سے پہلے ۱۹۴۱ء میں دوسری عالمگیر جنگ کے دوران چینی کا راشن نافذ کیا گیا تھا حکومت نے اب راشن بندی ختم کرنے کا فیصلہ اس لئے کیا ہے کہ صوبہ میں شوگر ملوں کی پیداوار بڑھ گئی ہے اور کھلی مارکیٹ میں چینی مناسب نرخوں پر دستیاب ہو رہی ہے۔ اس بات کا انکشاف کل صوبائی وزیر خوراک و زراعت ملک خدا بخش نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

ملک خدا بخش نے راشن بندی ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ منڈی میں چینی کی قیمت مزید کم ہو جائے گی۔ انہوں نے خیال ظاہر کیا کہ بازار میں چینی ۴۵ روپے سے ۵۱ روپے من تک آسانی سے مل جائے گی انہوں نے بتایا کہ پورے صوبہ میں چینی پر سٹہ بازی کی ممانعت کر دی گئی ہے تاکہ قیمتوں میں استحکام رہے اور مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ نہ ہو سکے وزیر خوراک نے بتایا کہ گنے کا اضافی ٹیکس شوگر ملوں پر جاری رہے گا۔ یہ ٹیکس ۱۹۶۴ء میں لگایا گیا ہے اور حکومت چینی کی پیداوار پر ۱ روپیہ ۲۸ پیسے فی من ٹیکس وصول کرے گی۔

انہوں نے کہا حکومت چینی کی قیمتوں کو قابو میں رکھنے کے لئے ملوں سے خریداری کا سلسلہ جاری رکھے گی۔ اور سرکاری سٹاک میں ۳۲ ہزار ٹن چینی محفوظ رکھی جائے گی تاکہ مارکیٹ کے رجحان کو ملحوظ رکھتے ہوئے چینی کی قلت کے امکانات کو روکا جا سکے

ملک خدا بخش نے بتایا کہ حکومت نے چینی کی نئی پالیسی تشکیل کرتے وقت ملوں، کاشتکاروں اور صارفین کے مفادات کو ملحوظ رکھا ہے اور ان مقاصد کے حصول کے لئے یہ کوشش کی جائے گی کہ موجودہ ملوں کی پیداوار میں اضافہ ہو سکے اور نئی شوگر ملیں لگانے کے امکانات پر بھی غور کیا جائے گا۔

انہوں نے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مغربی پاکستان میں ۶۳-۱۹۶۲ء کے سال میں ایک لاکھ ۵۰ ہزار ۶ سو ۴۶ ٹن چینی پیدا ہوئی تھی اور پچھلے سال چینی کی پیداوار کا نیا ریکارڈ قائم ہو گیا ہے صوبہ کی ملوں نے اس سال کے دوران ۳ لاکھ ۸۶ ہزار ۸ سو ۶۷ ٹن چینی پیدا کی صوبہ میں اس سال میں ۲ لاکھ ۹۰ ہزار ٹن چینی کی کھپت ہوئی اس طرح چینی کی پیداوار فاضل ہو گئی ہے۔

نظارت اصلاح و ارشاد کا رعایتی قیمت پر لٹریچر

ہمارے پاس رعایتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے جماعتوں کو حسب ضرورت بوطلب فرمالیں۔ محصول ڈاک اس رعایتی قیمت کے علاوہ ہوگا۔

نمبر	کتاب	روپے	پیسے
۱	شان مسیح موعود	-	۵۰
۲	القول المبین	-	۵۰
۳	حافظ کمیرپوری کے وساوس کا ازالہ	-	۵۰
۴	امام مہدی کا ظہور	۲	-
۵	مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء	۱	۵۰
۶	مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء	۲	-
۷	احمدیہ تحریک پر تبصرہ	۱	۵۰
۸	نبوت و خلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف	-	۵۰

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواست دعا

چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے نائب ناظر تعلیم چند دنوں سے علیل ہیں۔ اب بخار پہلے سے کم ہے مگر پورا افاقہ نہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرماویں

عزیز احمد
نائب ناظر بیت المال
ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴